مولوی محمد علی صاحب نہ صرف حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات نہیں مانتے بلکہ آپکی تحقیر کا ارتکاب کر رہے ہیں

مولوی محمد علی صاحب نے ۱۵۔ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کے خطبہ جمعہ میں جو پیغام صلح (۲۳۔ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء) میں شائع ہوا۔ کہا ہے:۔

"ہمیں یہ لوگ فتنہ پیدا کرنے والا کہتے ہیں۔ حالانکہ فتنہ انہوں نے خود پیدا کیا ہے۔ یہ لوگ خود حضرت مسیح موعود سے منحرف ہو چکے ہیں۔ ہم تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضرت صاحب کی تمام تحریرات کو مانتے ہیں۔ اور یہ لوگ ان کو نبی بنانے کے باوجود ان کی بے شمار تحریرات سے انکار کرتے ہیں۔ اور ہم حضرت صاحب کی ہر ایک تحریر کو سر آنکھوں پر رکھتے ہیں"

مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے خانۂ خدا میں ممبر پر کھڑے ہو کر یہ جو کچھ کہا۔ واقعات کے بالکل خلاف کہا۔ ذیل میں فی الحال صرف ایک مثال پیش کی جاتی ہے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی متعدد تحریروں میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پیدائش بغیر باپ کے قرار دی ہے۔ اور اسے اپنے عقائد میں شمار فرمایا ہے۔ غیر مبایعین بھی خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بے باپ ولادت کے ہی معتقد تھے۔ چنانچہ "پیغام صلح" ۱۵ مئی سنہ ۱۹۱۸ء میں شائع ہو چکا ہے۔ کہ:۔

"ولادتِ مسیح کے مسئلہ پر جہاں تک حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے پتہ چلتا ہے آپ کا یہ عقیدہ ضرور تھا۔ کہ مسیح علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے لیکن باوجود اس کے ان کا طریق عمل یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس عقیدہ کے خلاف لکھتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے ایک دفعہ لکھا۔

"خدا نے اپنی شریعت کی بنا اس اصل پر رکھکر کہ بغیر مرد کے عورت کا حاملہ ہونا ممکن نہیں۔ بتا دیا۔ کہ یہ سنت اللہ ہے۔ اور سنت اللہ بدلا نہیں کرتی۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ لہٰذا مسیح بھی بغیر باپ کے پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر یہ سنت اللہ نہیں ہے اور مسیح بن باپ کے پیدا ہو سکتا ہے۔ تو پھر اس کے معنی یہ ہوئے۔ کہ خدا نے اپنی شریعت کی بنا ایک ایسے اصل پر رکھی۔ جو سنت اللہ نہیں ہے۔ اور اس سے بدلتی رہتی ہے۔ جیسا کہ مسیح کی ولادت میں بدل گئی۔ اور یہ بالبداہت غلط ہے۔ خدا کی ذات اس سے پاک ہے کہ وہ ایسی اصولی غلطی کا مرتکب ہو"
(پیغام صلح ۳۔ جولائی سنہ ۱۹۲۹ء)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ غیر مبایعین کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیحؑ کی ولادت بے باپ کا عقیدہ سنت اللہ کے خلاف رکھا۔ اور یہ کہ نعوذ باللہ یا تو آپ کو اتنا بھی معلوم نہ تھا۔ کہ ولادت مسیح ناصری کے بارہ میں سنت اللہ کیا ہے اور اگر پتہ تھا۔ تو آپ کو یہ معلوم نہ تھا کہ سنت اللہ بدلا نہیں کرتی۔ ورنہ آپ نے یہ کیوں لکھا۔ کہ حضرت مسیح بغیر باپ کے پیدا ہوئے جس سے سنت اللہ کا تبدیل ہونا اور خدا تعالےٰ کا ایک اصولی غلطی کا مرتکب ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ پھر یہ کہ حضور نے مسیح کی بغیر باپ ولادت کی بات ایسی کہی ہے۔ جو بقول غیر مبایعین "بالبداہت غلط ہے"!

ذرا غور فرمایئے۔ اس برگزیدۂ خدا کے متعلق جسے خدا تعالےٰ نے حکم و عدل بنا کر اسلامی مسائل کو اصلی رنگ میں پیش کرنے کے لئے مبعوث فرمایا کیسے گستاخانہ اور کس درجہ بے ادبانہ فقرات "پیغام صلح" کی متذکرہ بالا سطور میں استعمال کئے گئے ہیں۔ ان میں نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متعدد تحریروں سے کھلم کھلا انکار کیا گیا ہے۔ بلکہ آپ کی شانِ مبارک میں ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ جو انتہا درجہ کا گستاخ اور بد بخت انسان ہی استعمال کر سکتا ہے۔ اور یہ سب کچھ مولوی محمد علی صاحب کی آنکھوں کے سامنے ان کے اخبار میں چھپا۔ مگر وہ نہ صرف ٹس سے مس نہ ہوئے۔ بلکہ اس کی اصل جرأت انہوں نے ہی دلائی ہے۔ کیونکہ وہ خود بھی اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کے خلاف حضرت مسیح ناصری کی ولادت بغیر باپ کے قائل نہیں ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ طریق عمل اختیار کرنے پر غیر مبایعین کو نہ صرف ندامت اور شرمندگی کا احساس تک نہیں۔ بلکہ اس پر نازاں ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے لکھا:۔

"میں سچ کہتا ہوں۔ کہ ہم خوش ہیں کہ ایک حق بات کو (یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے باباپ پیدا ہونے کو) دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے ہم تو حق کے حامی ہیں۔ اور اس کی اشاعت میں خوش ہیں۔ جس چیز کو ہم خود اس وقت تک کافی طور پر مشتہر کرنے سے قاصر ہے۔

وہ ہمارے محمودی دوستوں نے مشتہر کر دی۔ چنانچہ متعدد لوگ میرے پاس آتے ہیں مجھے خط لکھتے ہیں اور ولادت مسیح پر بحث کر کے بفضلہٖ تعالےٰ آخر مسیح کی ولادت بلا باپ کے قائل ہو جاتے ہیں۔ ہم ان کے احسان مند ہیں۔ کہ ایک حق بات پھیلانے میں انہوں نے ہماری بہت مدد کی۔" (پیغام صلح ۱۷ر جولائی ۱۹۲۹ء)

قطع نظر اس کے کہ "محمودی دوستوں" کا یہ لکھنا کہ غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کو رد کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بلا باپ ولادت کا اعلان کر رہے ہیں کس طرح غیر مبایعین کے لئے باعث مدد بن گیا۔ دیکھنا یہ چاہیئے کہ حضرت مسیح کی ولادت بلا باپ کو "حق بات" قرار دے کر یہ کہا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عیسےٰ ؑ کی ولادت بلا باپ کا اعلان کر کے نعوذ باللہ ایسی "ناحق بات" کہی۔ جس کی اصلاح کے لئے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ چند اشخاص پیدا کئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ "حق بات" جس کی خاطر مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلہ کو "ناحق بات" کہنے سے بھی نہ شرمائے جس قدر شرف قبول حاصل کر چکی ہے۔ اس کا اندازہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے ہی ان الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ "یہ تمام لاہوری احمدیوں کا متفقہ عقیدہ نہیں" بلکہ "یہ خیال میرا اپنا تھا یا حضرت مولانا محمد علی صاحب کا ہے۔ یا کچھ اور لوگ جماعت میں ہوں گے۔ جو ہم سے متفق الرائے ہوں گے۔" (پیغام ۱۲ جولائی ۱۹۲۹ء)

اول "لاہوری احمدیوں" کی تعداد ہی کتنی ہے۔ اور جب وہ بھی سب کے سب اپنے "حضرت امیر" اور ان کے خسر کے اس عقیدہ سے متفق نہیں جس کے لئے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کو پس پشت ڈالتے ہوئے آپ کے متعلق نہایت گستاخانہ الفاظ استعمال کئے۔ تو ظاہر ہے کہ ان کے ہم خیال چند ایک سے زیادہ نہ ہوں گے۔ اور جب ان کے متعلق بھی وہ یہ کہیں۔ کہ "کچھ اور لوگ ہونگے" نہ یہ کہ "کچھ اور لوگ ہیں"۔ تو راز بالکل فاش ہو جاتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس بارے میں مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا ہم خیال شائد کوئی ایک آدھ ہی ہو۔

جس خیال اور عقیدہ کی قبولیت کا اپنے ہمخیال لوگوں میں یہ حال ہو۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کو پس پشت ڈالنے کا ذریعہ بنانا اور پھر اس پر اترانا ایسے ہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے۔ جن کی نگاہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منصب اور آپ کی تحریروں کی کچھ بھی وقعت نہ ہو۔ باوجود اس کے جب وہ یہ ادعا کریں کہ "ہم حضرت صاحب کی ہر ایک تحریر کو سر آنکھوں پر رکھتے ہیں"۔ تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ وہ دیدہ دانستہ دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مانتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بلا باپ ولادت کا عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کے خلاف ہے۔ کیونکہ آپ نے کھلم کھلا تحریر فرمایا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ ؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ مگر باوجود اس کے "پیغام صلح" میں اس مسئلہ کے متعلق ایسے رنگ میں خامہ فرسائی ہوتی رہتی ہے۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سخت تحقیر ہوتی ہے۔ چنانچہ "پیغام صلح" کے تازہ پرچہ (۱۸ اپریل ۱۹۴۰ء) میں "مسیح کی معجزانہ ولادت کی حقیقت" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا گیا ہے جس میں لکھا ہے

"عیسائیت کی دو عظیم الشان بنیادیں مسیح کی خارق عادت ولادت اور صلیب پر وفات پانا ہیں۔ اس کی ولادت کے مصنوعی قصہ نے مسیحیت کی نشر و اشاعت میں بہت حد تک مدد دی ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ یہی قصہ عیسائیت کی اصل بنیاد بن گیا ہے۔ کیونکہ اسی سے اناجیل کے مسیح کا بے گناہ ہونا اور اس کا موعود مسیح ہونا جس نے ایک کنواری کے ہاں پیدا ہونا تھا (یسعیاہ ۷/۱۴) ثابت کرتے ہیں۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اس قصہ نے عیسائیت کی تاریخ میں مسیح کے صلیب دیئے جانے اور دیگر معجزات مسیح سے زیادہ حصہ لیا ہے۔"

آہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے خسر صاحب نے حضرت عیسیٰ ؑ کے بلا باپ پیدا ہونے کا خیال پیش کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہتک اور تحقیر کا کیسا خطرناک دروازہ کھول دیا ہے۔ اور تو اور عقل و سمجھ سے عاری کل کے لونڈے بھی جو جی میں آئے بکنا شروع کر دیتے ہیں۔ "پیغام صلح" کے صفحات ان کی خرافات کے لئے کھلے ہیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب انہیں مزے لے لے کر پڑھتے۔ اور خوش ہوتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کے خلاف انہوں نے جو بات پیش کی۔ وہ نوجوانوں میں قبولیت حاصل کر رہی ہے۔

ذرا غور تو فرمائیے کہ وہ مسیح موعود جس کی ایک صفت خدا تعالےٰ کے اس رسول نے جس سے بڑھ کر سچا نہ کوئی ہوا نہ ہوگا۔ کاسر الصلیب فرمائی۔ اور خدا تعالیٰ نے اس صفت سے متصف کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث کیا۔ اور آپ نے دلائل اور براہین کے ذریعہ صلیب کو اس طرح کسر کیا۔ کہ خود عیسائی بھی اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کا آرگن "پیغام صلح" یہ اعلان کر رہا ہے۔ کہ اس کاسر الصلیب نے مسیح کی ولادت کا مصنوعی قصہ گھڑ کر مسیحیت کی نشر و اشاعت میں بہت حد تک مدد دی ہے۔ یہی نہیں بلکہ "یہی قصہ عیسائیت کی اصل بنیاد بن گیا ہے۔" گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسر صلیب نہیں کی بلکہ صلیب کو مضبوط کر دیا ہے۔ اور عیسائیت کی اصل بنیاد قائم کر دی ہے۔

اب ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ایمان رکھتا ہے۔ اور آپ کے تمام دعاوی کو سچا سمجھتا ہے غور کرے۔ کہ کیا اب بھی غیر مبایعین کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باقی رہ گیا ہے۔ اور کیا وہ جتنے حضرت مسیح موعود کی تحریروں کو ماننے کے دعوے کرتے ہیں محض دھوکہ اور فریب نہیں

المسیح

قادیان ۱۰ شہادت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج بعد نماز ظہر چند اصحاب نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا۔ کہ ایک مقام پر لڑائی ہو گئی ہے۔ جہاں ہمارے آدمی ہیں۔ اور ہم حضور سے امداد کے خواہاں ہیں حضور نے فرمایا ابھی تک کوئی تفصیل نہیں آئی۔ کہ ظالم کون ہے اور مظلوم کون۔ ایسے میں کسی کی امداد کا وعدہ کس طرح کر سکتا ہوں۔ حالات کا علم ہونے کے بعد ہم مظلوم کی امداد کریں گے۔ اگر آپ کے آدمی مظلوم ہوں گے۔ تو ہم ان کی امداد کریں گے۔ اور اگر دوسرا فریق مظلوم ہو گا۔ تو اس کی امداد کی جائے گی۔ اس میں تو دونوں فریق احمدی ہیں۔ اگر ایک فریق احمدی ہوتا۔ اور دوسرا غیر احمدی اور وہ مظلوم ہوتا۔ تو اس صورت میں بھی ہم غیر احمدی مظلوم کی مدد کرتے۔ اس وقت مجھے یہ کہنا بے سود ہے۔ کہ آپ کے آدمیوں کی مدد کرد ہاں اگر آپ کے پاس اپنے آدمیوں کے مظلوم ہونے کا کوئی ثبوت ہو۔ تو پیش کر سکتے ہیں۔ اور اگر آپ کے آدمی مظلوم ہوں گے۔ تو آپ لوگوں کو ان کی سفارش کی ضرورت نہیں ہم خود ان کی مدد کریں گے۔ اور اگر ظالم ہوں گے تو ہم ظالم کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کر سکتے اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ ایسے جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کے متعلق اگر تمہارے دل میں رحم پیدا ہوتا ہے۔ تو تم مومن نہیں۔ چہ جائیکہ نرمی کا اظہار کیا جائے۔

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کے اصلاحی ادعا کی حقیقت

مصری صاحب نے تمام احمدیوں کو خوارج قرار دے دیا

جماعت احمدیہ سے کٹ جانے پر شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے ببانگِ بلند یہ دعوٰے کیا تھا کہ انہوں نے جماعت کے اندر ایک بہت بڑا بگاڑ مشاہدہ کیا ہے۔ جو بہت سے لوگوں کو تو دہریت کی دہلیز پر پہونچا چکا ہے اور بہت سے لوگ آہستہ آہستہ اسی راستہ پر قدم مار رہے ہیں۔ اور وہ بھی ایک دن دہریہ ہوئے بغیر نہیں رہیں گے۔ انہی کی اصلاح ان کے مدنظر ہے۔ چنانچہ انہوں نے "ایک دردمندانہ اپیل" نام کے اشتہار میں لکھا:۔

"میں نے جو قدم اٹھایا ہے۔ محض خدا کے لئے اٹھایا ہے۔ اور جماعت کے اندر ایک بہت بڑا بگاڑ مشاہدہ کر کے جو بہت سے لوگوں کو دہریت کی طرف لے جا چکا ہے۔ اور بہتوں کو لے جانے والا ہے۔ اس کی اصلاح کی ضرورت محسوس کر کے بلکہ اس کو ضروری جان کر اٹھایا ہے"

یہ قدم جو بقول مصری صاحب "خدا کے لئے" اور نہایت "ضروری جان کر" اٹھایا گیا تھا۔ اسے اٹھاتے ہوئے قریباً تین سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس عرصہ میں انہوں نے کتنے دہریوں کو خدا کی ہستی کا قائل کیا۔ کتنے راہِ حق سے منحرف قلوب کو اسلام کا والا و شیدا بنایا۔ اور کتنے دلوں کو محبتِ خدا اور محبتِ رسول سے گرما دیا۔ مگر ایسے لوگوں کی فہرست مصری صاحب نے کبھی شائع نہیں کی۔ حالانکہ جب وہ اصلاح کے لئے ایسا ضروری قدم اٹھا چکے تھے۔ اور یہ قدم بقولِ خود انہوں نے ابتغاءً لمرضات اللہ اٹھایا۔ دینِ اسلام کی محبت اور خدا تعالےٰ کی شریعت کے بقا اور اس کے تحفظ کے لئے اٹھایا۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ اگر متعدد دوں عیسائیوں اور سکھوں کو نہیں۔ تو ان کے نزدیک جو متزلزل احمدی تھے۔ ان کے قلوب کو ہی صحیح اسلام کی روشنی سے منور کرتے۔ اور انہیں راہِ حق دکھاتے۔ مگر ہوا کیا۔ یہ کہ سوائے فتنہ پیدا کرنے گند اچھالنے اور جماعت احمدیہ کے واجب الاطاعت امام کی عزت و ناموس پر حملہ کرنے کے انہوں نے کچھ نہ کیا۔ گویا شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کی اصطلاح میں اصلاح کے معنے یہ ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ میں فتنہ پیدا کیا جائے۔ جماعت کے واجب الاحترام نفوس کو گالیاں دی جائیں۔ جھوٹے الزامات تراشے جائیں بہتان باندھے جائیں۔ اور ہر ناجائز اور بدسے بدتر حیلہ سے کام لیتے ہوئے صداقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی جائے۔ یہ اصلاح ہے۔ جو انہوں نے گزشتہ تین سالہ عرصہ میں کی۔ اور یہی اصلاح ہے جس کی سرانجام دہی میں وہ آج کل معروف ہیں۔ لیکن اگر اسے اصلاح نہیں کہا جا سکتا۔ اور یقیناً مصری صاحب بھی اس بات میں ہمارے ہم نوا ہوں گے تو کیوں وہ اُن لوگوں کی فہرست پیش نہیں کرتے۔ جو ان کی شبانہ روز مساعی سے متأثر ہو کر عاشقِ اسلام بن گئے۔ یا ان کے نمونہ کو دیکھ کر خدا تعالےٰ کے مخلص بندے بن گئے۔ اگر وہ اس قسم کی فہرست پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ تو کم از کم وہ معارف و حقائق سے لبریز لٹریچر ہی بتائیں۔ جو انہوں نے اس دوران میں اس غرض سے شائع کیا۔ اور جسے پڑھکر ان کی خدا پرستی اور روحانیت کا سکہ لوگوں کے قلوب پر بیٹھ گیا۔ اگر وہ اس ضمن میں اپنی کوششوں کا کوئی نتیجہ نہیں پیش کر سکتے۔ تو غور کریں۔ کہ کیا ان کی یہ حالت اُن لوگوں کے مشابہ نہیں۔ جن کے متعلق قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ جب فتنہ و فساد پیدا کرتے ہیں۔ اور انہیں روکا جاتا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ انما نحن مصلحون ہم تو قوم میں ایک بہت بڑا بگاڑ مشاہدہ کر کے اس کی اصلاح کے لئے یہ تگ و دو کر رہے ہیں۔

پھر اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز نظارہ یہ ہے۔ کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والی جو دو جماعتیں ہیں۔ یعنی مبایعین۔ اور غیر مبایعین ان دونوں کے متعلق مصری صاحب کے خیالات حد درجہ حیرتناک ہیں:۔

مبایعین کے عقائد کے متعلق مصری صاحب نے جماعت سے علیحدہ کئے جانے پر بھی جو رائے ظاہر کی۔ وہ انہی کے الفاظ میں یہ ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو مخاطب کر کے انہوں نے لکھا:۔

"دُنیا میں کوئی ایسی جماعت نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے صحیح عقائد و تعلیم پر قائم ہو۔ بجز اس جماعت کے جس نے آپ کو خلیفہ تسلیم کیا ہوا ہے" (جماعت کو خطاب صلے)

گویا اس وقت تک کہ مصری صاحب اصلاح کرنے کے مدعی بن کر کھڑے ہو چکے تھے۔ ان کے نزدیک صرف وہی جماعت جس نے حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالےٰ کو خلیفہ تسلیم کیا ہوا ہے۔ ان صحیح عقائد و تعلیم پر قائم تھی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائی۔ اور اس وقت تک وہ غیر مبایعین کے متعلق یہی سمجھتے تھے۔ کہ وہ غلط عقائد اور غلط تعلیم پر اڑے ہوئے ہیں۔ لیکن حال میں انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو خلیفہ تسلیم کرنے والی جماعت کے متعلق لکھا ہے:۔

"میں اس بات کو دیکھ کر ہمیشہ دریائے حیرت میں غرق رہتا ہوں کہ کس طرح وہ جماعت جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بعد اس لئے چھوڑ گئے تھے۔ کہ وہ اسلام کو از سر نو زندہ کرے۔ اور شریعت اسلامیہ کو قائم کرے۔ آج ہمارے معاملہ میں محض ایک انسان کو خوش کرنے کے لئے شریعت اسلامیہ کو قائم کرنے کی بجائے اسے پس پشت ڈال رہی ہے اور کس طرح بجائے حقیقی مسلمانوں کی اقتدا کرنے کے خوارج کے نقش قدم پر چل رہی ہے"

(پیغامی اخبار پیغام اسلام یکم فروری)

گویا وہ جماعت احمدیہ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت میں شامل ہے۔ اور جو لاکھوں کی تعداد پر مشتمل ہے بالفاظ مصری صاحب خوارج کے نقش قدم پر چل رہی ہے۔ اور مصری صاحب نے بیک جنبش قلم اس جماعت کو کہ جس کے سوا ان کے نزدیک بھی "دُنیا میں کوئی ایسی جماعت نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے صحیح عقائد و تعلیم پر قائم ہو" خوارج بنا کر یہ کارنامہ سرانجام دیا۔ کہ دُنیا میں کوئی ایسی جماعت نہ رہنے دی۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحیح تعلیم پر عامل ہو۔ اور آپ کے لائے ہوئے صحیح عقائد رکھتی ہو:۔

اگرچہ مصری صاحب نے اس طریق سے بھی غیر مبایعین کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف عقائد رکھنے والے۔ اور آپ کی تعلیم کے خلاف چلنے والے قرار دے دیا۔ کیونکہ وہ انہیں اس ضمن میں اسی وقت داخل کر چکے تھے۔

جب انہوں نے لکھا تھا۔ کہ دنیا میں کوئی ایسی جماعت نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے صحیح عقائد و تعلیم پر قائم ہو۔ بجز اس جماعت کے جس نے آپ (حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ) کو خلیفہ تسلیم کیا ہوا ہے۔ کیونکہ غیر مبائعین آپ کی خلافت کے منکر اور آپ کے حلقہ بیعت سے علیحدہ ہیں۔ لیکن اسی پر بس نہیں۔ مصری صاحب غیر مبائعین اور ان کے امیر کو مخاطب کرکے لکھ چکے ہیں۔ کہ

"آپ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے بعد ایک گروہ یعنی آپ اور آپ کے چند رفقاء پیدا ہوئے جنہوں نے کہا کہ ہم حضور کو ان معنوں سے نبی نہیں کہیں گے۔ جن معنوں سے پہلے انبیاء نبی کہلاتے رہے۔ پس اپنے مرشد کے صریح ارشاد کو چھوڑنے میں آپ اور مسیحی ایک دوسرے کے مشابہ ہیں گو طریق میں اختلاف ہے۔ وہ افراط کی طرف نکل گئے۔ اور آپ تفریط کی طرف اسی طرح حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک گروہ خوارج کا نکلا جس نے خلفاء کی بیعت کا یہ کہتے ہوئے کہ الطاعۃ للہ والامر شوریٰ بیننا انکار کردیا۔ اسی طرح آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بروز کے بعد آپ نے اس کے خلیفہ کی بیعت سے یہی کہہ کر انکار کردیا"

(الفضل ۳۰ جنوری ۳۲ء)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ غیر مبائعین کو مصری صاحب آج سے بہت عرصہ قبل خوارج قرار دے چکے ہیں۔ اور جن وجوہ کی بناء پر انہیں خوارج بنا چکے ہیں۔ وہ چونکہ آج بھی ان میں پائی جاتی ہیں۔ یعنی غیر مبائعین اب بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ "ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان معنوں سے نبی نہیں کہیں گے۔ جن معنوں سے پہلے انبیاء نبی کہلاتے رہے۔" اور خلفاء کی بیعت سے یہ کہتے ہوئے کہ الطاعۃ للہ والامر شوریٰ بیننا انکار کر رکھا ہے۔ اس لئے اب بھی ان کے خوارج ہونے میں کوئی کمی واقعہ نہیں ہوئی۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ مصری صاحب کھڑے تو اس ادعا کے ساتھ ہوئے تھے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی اصلاح کریں گے اور اسے دہریت کی طرف جانے سے باز رکھیں گے۔ مگر انہوں نے کرکے کیا دکھایا۔ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہونے والی جماعت احمدیہ کو اب خوارج قرار دے دیا۔ اور غیر مبائعین کو آج سے کچھ عرصہ قبل جو خوارج قرار دے چکے تھے۔ اس وقت بھی اپنے اس فیصلہ پر قائم ہیں۔ نتیجہ کیا نکلا۔ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہونے والے تمام کے تمام لوگ خواہ وہ مبائعین ہوں یا غیر مبائعین مصری صاحب کے نزدیک خوارج بن چکے ہیں۔ اور اب دنیا میں کوئی ایسی جماعت نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے صحیح عقائد و تعلیم پر قائم ہو۔

یہ ہے وہ شاندار اصلاحی کارنامہ جو شیخ مصری صاحب نے سرانجام دیا ہے۔

ضرورت آنریری انسپکٹران بیت المال

جماعت ہائے مقامی کے حسابات کی پڑتال و وصولی چندہ کی مدد دینے کے سلسلہ میں نظارت ہذا کو ایسے دوستوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنی فرصت کے اوقات میں کسی نزدیک کی جماعت میں جاکر ان کے حسابات کی پڑتال کرسکیں۔ اور مقامی عہدداران کو وصول چندہ میں مدد دے سکیں۔

سلسلہ کا درد اپنے دل میں رکھنے والے احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ جلد نظارت ہذا کو اطلاع دیں کہ وہ کب اور کس کس جماعت میں جاسکیں گے تا ان کے بھجوانے کا بندوبست کیا جاسکے

ناظر بیت المال

کلکتہ میں تبلیغ احمدیت

احمدیہ دار التبلیغ میں لیکچر

۱۳ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کو شام کے ۵½ بجے احمدیہ دار التبلیغ ہال کلکتہ میں مسٹر ڈی اے خان خادم بی۔ ایل۔ کی صدارت میں مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ نے اپنا تیسرا تبلیغی لیکچر "ذات باری تعالےٰ کا غلط تصور" کے عنوان پر دیا۔ آپ نے فلسفیوں کے سوالات مثلاً یہ کہ ہم خدا کی جستجو کیوں کریں۔ خدا کی ہستی کا بلاواسطہ ثبوت کیا ہے۔ انسان کی عملی زندگی میں خدا کی ہستی کا احساس کیونکر ہو وغیرہ کے نہائت مدلل جواب دیئے۔ آپ نے فطرت انسانی کے مختلف پہلوؤں پر بحث کرکے اور انسان کی زندگی کے مختلف مراحل سے مثالیں پیش کرکے بتایا۔ کہ قلب انسانی میں ایک ایسی نہاں در نہاں تڑپ موجود ہے۔ جو کسی غیر فانی ہستی کو پائے بغیر مطمئن نہیں ہوسکتی۔ قرآن کریم کے حوالہ سے بتایا۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر شخص کی دعا کو سنتا۔ اور اس کا جواب دیتا ہے۔ حاضرین مولوی صاحب کی فاضلانہ تقریر سے بہت محظوظ ہوئے۔

پارک میں تقریریں

۳۰ مارچ مسٹر ڈی۔ اے خان خادم بی ایل اور مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے "انسانی زندگی کا مقصد" کے موضوع پر کالج سکوئر کلکتہ میں تقریریں کیں۔ جہاں لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ شام کی سیر کے لئے جاتے ہیں۔ مسٹر خادم نے انسانی زندگی کا مقصد وہی پیش کیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔

مولوی ظل الرحمٰن صاحب کے فلسفیانہ خیالات پر حاضرین نے اس روحانی سرچشمہ کے متعلق جس سے آپ نے اکتساب علم کیا بہت سے سوالات کئے۔ جنہیں تسلی بخش جواب دیئے گئے۔

سیکرٹری نشر و اشاعت جماعت احمدیہ کلکتہ

ضلع سیالکوٹ و گجرات میں دیہاتی مدارس کا قیام

چونکہ تاحال پہلے اعلان کے بموجب کسی جماعت کی طرف سے اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ لہٰذا عین ممکن ہے۔ کہ بعض جماعتوں کی نظروں سے وہ اعلان نہ گزرا ہو۔ لہٰذا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بہت جلد جماعتیں مطلع فرمائیں۔ کہ ان کے علاقہ میں کونسی جگہیں ایسی ہیں۔ کہ وہ اس سکیم کے ماتحت اپنے ہاں مدرسہ جاری کرنا چاہتی ہیں۔ جو انشاء اللہ ان کے لئے ان کی اولادوں کے لئے اور ان کے زمیندارہ کام کے لئے یقیناً بہت ہی مفید ہوگا۔ اگر کسی جماعت کو خود تو ضرورت نہ ہو لیکن کسی دوسری جماعت کے لئے یہ تجویز مفید ہو تو اس بارہ میں مع وجوہات اطلاع دیں۔ تاکہ اس جگہ ایسے مدرسہ کے قیام کی صورت کی جائے۔ اور اگر حقیقتاً وہاں ضرورت ثابت ہوئی۔ اور جماعت کسی قسم کا بوجھ اٹھانے کے ناقابل ہوگی۔ تو کوشش کی جائیگی۔ کہ سلسلہ کی طرف سے وہاں زمین خرید کر مدرسہ قائم کیا جائے۔

انچارج تحریک جدید

فاستبقوا الخیرات

میں احباب کی خدمت میں متعدد مرتبہ عرض کرچکا ہوں۔ کہ ۱/۱۰ حصہ وصیت کم از کم قربانی ہے۔ مومن کو زیادہ سے زیادہ قربانی کرنی چاہیئے۔ الحمد للہ کہ احباب میری اس آواز پر لبیک کہتے رہتے ہیں جن کا اعلان بھی کردیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب آف شرو سے اپنی آمدنی کا حصہ ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۹ حصہ فی الحال تین سال کے لئے کردیا ہے۔ یعنی مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے ... امید ہے کہ دوسرے احباب بھی اس نیک مثال کی پیروی فرمائیں گے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

(۶۱)

مسلمانوں کا علمی شغف

گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغ ہائے سینہ را

اس زمانہ کے مسلمانوں کی تعلیمی پستی اور جہالت کو دیکھ کر باور نہیں آتا۔ کہ اس قوم کو بھی کبھی علم سے کوئی شغف رہا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ علوم و فنون کی جو خدمات مسلمانوں نے سرانجام دی ہیں۔ ان کی نظیر اس علمی عروج کے زمانہ میں بھی ملنی محال ہے۔ مسلمانوں کے درس عبرت کے لئے آج ہم اندلس کے حکمران الحکم ثانی کے عہد کی علمی ترقی کے وہ حالات مختصراً درج کرتے ہیں۔ جو مشہور امریکن مصنف سکاٹ نے اپنی مشہور عالم تصنیف ہسٹری آف دی مورش ایمپائر ان یورپ میں لکھے ہیں۔ یہ بادشاہ ۹۶۱ء سے ۹۷۶ء تک حکمران رہا ہے۔ اور چونکہ اسے علم سے بہت زیادہ محبت تھی۔ اس نے اپنے دارالسلطنت یعنی قرطبہ میں ایک عظیم الشان کتب خانہ قائم کر رکھا تھا۔ مسٹر سکاٹ نے اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ کہ الحکم کا کتب خانہ سب سے پہلا ذخیرہ علمی ہے۔ جو یورپ میں قائم ہوا۔ اس کی شان اور وسعت کا اندازہ کرنے کے لئے صرف یہ امر کافی ہے۔ کہ اس کی عمارت شاہی محلات سے کسی طرح کم نہ تھی۔ اس کا فرش نہایت قیمتی سنگ مرمر کا تھا۔ دیواریں اور چھتیں بہترین سنگ رخام کی تھیں۔ جو افریقہ سے لایا گیا تھا۔ اور اس میں سنگ سبز اور سرخ کی پچی کاری تھی۔ الماریاں نہایت خوبصورت اور قیمتی لکڑی کی بنی ہوئی تھیں بعض ایسی لکڑی سے بنائی گئی تھیں۔ کہ جس سے ہر وقت خوشبو آتی رہتی تھی۔ ہر ایک الماری پر سونے کا پترہ لگا ہوا تھا۔ اور اس میں اس علم و فن کا نام درج تھا۔ جس سے متعلقہ کتب اس کے اندر ہوتیں۔ کاتبوں اور جلد سازوں کا ایک بہت بڑا عملہ ہر وقت کتب خانہ میں موجود رہتا تھا۔

عمدہ کتابوں پر سونا چڑھایا جاتا۔ اور مطلا جلد سازی کی جاتی تھی۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ قریباً چھ لاکھ کتب اس میں موجود تھیں۔ فہرست کتب چوالیس جلدوں میں تھی۔ دنیا کے تمام ممالک میں اور مشرق و مغرب کی سلطنتوں کے مراکز میں ان کے آدمی متعین تھے۔ کہ اس کتب خانہ کے لئے نئی نئی کتب مہیا کرتے رہیں۔ اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر وہاں پہنچائیں۔ نوادر کتب بڑی سے بڑی قیمت پر حاصل کی جاتی تھیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی کوئی نادر کتاب دینے پر آمادہ نہ ہوتا۔ تو وہ نقل کر لیا جاتا تھا اور محض نقل کرنے کے لئے بیش قرار معاوضہ دے دیا جاتا تھا۔ دنیا کے ہر کتب خانہ میں الحکم کے نقل نویس اور کاتب جا پہنچے تھے۔ جو محنت شاقہ اور شدید مشقت برداشت کر کے اس کے لئے علمی نوادرات جمع کرتے تھے۔ اعلان عام تھا۔ کہ جو کوئی مصنف اپنی تصنیف الحکم کے پیش کرے گا۔ اسے بیش بہا انعام دیا جائے گا۔ اس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ ہر ملک کے علماء اپنی دماغی کاوشوں کے نتائج قرطبہ میں پہنچا دیتے تھے۔ اور اس طرح نئی نئی تصانیف وہاں پہنچتی رہتی تھیں۔ اچھی کتاب پر کئی کئی ہزار دینار انعام میں دے دئیے جاتے تھے۔ فلاسفۂ یونان کی تمام کتب کے عربی میں ترجمے ہو گئے تھے۔ ارسطو کا فلسفہ اور اقلیدس کی تمام کتب کی عام اشاعت ہو گئی تھی۔ دربار میں بڑے بڑے عہدے علمی قابلیت کی بناء پر دئیے جاتے۔ یہی سب سے بڑی سفارش تھی۔ اس کے علاوہ عوام الناس کی علمی ترقی کے لئے تمام شہروں میں کتب خانے کھلے ہوئے تھے۔ الحکم کے دربار میں باریابی کے لئے بہترین تحفہ کوئی نادر تصنیف سمجھی جاتی تھی۔ قرطبہ کی گلیوں میں ہر ملک و قوم کے طلباء گروہ در گروہ نظر آتے تھے۔ تعلیم کا ایک مستقل شعبہ قائم تھا۔ جس کا صدر الحکم نے اپنے بھائی منذر کو بنا رکھا تھا صرف قرطبہ میں ۲۷ مدارس ایسے قائم تھے۔ جن میں تعلیم پانے والوں کا تمام خرچ الحکم کے ذاتی خزانہ سے ادا ہوتا تھا۔ ایک بازار کا بازار تعلیمی اخراجات کے لئے وقف تھا۔ یعنی اس کی آمد تعلیمی وظائف پر خرچ ہوتی تھی۔ طالب علموں کی کثرت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ قرطبہ کے صرف ایک مدرسہ میں طلباء کی تعداد پانچ سو سے زیادہ تھی۔ بادشاہ خود ایک بہت بڑا عالم تھا۔ علم الانساب میں اس کا کوئی ثانی نہ تھا۔ اس نے خود اپنے قلم سے اندلس کی تاریخ لکھی تھی مگر افسوس کہ وہ شائع نہ ہو سکی۔ اور مسودہ ہی ضائع ہو گیا۔

عالموں کی اس دربار میں جو قدر تھی۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ ایک دفعہ الحکم نے ابو ابراہیم کو جو اس زمانہ کے بہت بڑے فقیہ تھے۔ کسی ضروری کام کے لئے طلب کیا۔ اس خود مختار بادشاہ کی طلبی کوئی ایسی بات نہ تھی۔ کہ حاضری میں تامل کو برداشت کیا جا سکتا۔ مگر ابو ابراہیم نے قاصد کو جواب دیا۔ کہ بادشاہ کا حکم مجھے ایسے وقت میں ملا ہے۔ کہ طالب علموں نے مجھے گھیر رکھا ہے۔ اور میں ان کو حدیث کا سبق پڑھا رہا ہوں۔ اگر اس وقت حاضر ہو جاؤں۔ تو طالبعلموں کا حرج ہو گا۔ اس لئے درس سے فارغ ہو کر آؤں گا۔ قاصد نے یہ جواب لے جانے میں تامل کیا۔ مگر ابو ابراہیم کے اصرار پر جا کر یہی جواب الحکم کو دے دیا۔ الحکم نے کہلا بھیجا کہ میں آپ کی نیکی اور علمی شغف سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ اور میں آپ کی فرصت کا منتظر رہوں گا۔ جس وقت فرصت ہو تشریف لے آئیے

الحکم نے حکم دے رکھا تھا۔ کہ اس کے محل کا وہ دروازہ جو ابو ابراہیم کی مسجد کے قریب تھا۔ ہر وقت کھلا رکھا جائے۔ تا وہ جس وقت میری ملاقات کے لئے آنا چاہیں آجائیں۔ اور ان کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

اس زمانہ میں قرطبہ گویا مرکز علوم تھا متعدد کالج۔ دارالعلوم۔ ریسرچ انسٹی ٹیوشنز اور طبی درسگاہیں بھی قائم تھیں۔ قرطبہ کے جراح (فزیشن) دنیا بھر میں لاثانی مانے جاتے تھے۔ اور دربار سے گرانقدر مشاہرے پاتے تھے۔ اور ان کو حکم تھا۔ کہ غرباء کے علاج کے لئے ہر وقت اپنے دروازے کھلے رکھیں۔ اور کسی سے کوئی فیس نہ لیں۔ سائنٹیفک تحقیقاتوں کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ مذاکرہ علمیہ کے لئے باقاعدہ ادارے قائم تھے۔ جہاں علمی تقریریں ہوتی تھیں۔ بدیہہ گوئی کی مشق باقاعدہ کی جاتی تھی۔ مشاعرے ہوتے تھے۔ مرد و عورت تمام ادب کے شیدائی تھے۔ زراعت کے فن کو خاص طور پر ترقی دی گئی تھی۔ حتےٰ کہ عمدہ کھاد مہیا کرنے کا بھی الگ محکمہ قائم تھا۔ مسلمانوں کی کوشش سے اندلس کا ملک سبزہ زار بن گیا۔ ہر طرف باغات ہی باغات نظر آتے تھے۔ بنجر علاقوں میں جنگل قائم کئے گئے۔ اور زراعت و باغبانی کو اس قدر ترقی دی گئی تھی۔ کہ ایک فٹ جگہ بھی ضائع نہ ہو سکتی۔ پہاڑوں کے دامن میں بھی بڑی محنت سے سیڑھیاں جیسی بنا کر ان پر مٹی بچھا دی جاتی۔ اور پھر وہاں انگور نصب کر دئیے جاتے موسمی تغیرات کے مطالعہ کے لئے بڑی بڑی رسدگاہیں قائم تھیں۔

مختصر یہ کہ علم کا کوئی ایسا شعبہ نہ تھا جسے مسلمانوں نے حد کمال تک نہ پہنچا دیا ہو۔ ہر طرف ان کی علمی خدمات کی دھوم تھی مگر آہ! آج کیا ہے۔ دنیا کی تمام متمدن اقوام میں سے مسلم قوم ہی تعلیمی لحاظ سے سب سے زیادہ پست نظر آتی ہے۔ اور ہمارے نوجوان اس بات کو بالکل فراموش کر چکے ہیں کہ ان کے آباؤ اجداد دنیا میں قائم العلوم تھے

جماعت احمدیہ کی قیام امن کیلئے جدوجہد

غیر مذاہب کے افراد کا اعتراف

نیروبی ۲۵ ماہ امان - بذریعہ ہوائی ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت حقہ کا ایک یہ بھی ثبوت ہے کہ حضور کی تحریکات میں ایک فوق العادت برکت اور الٰہی تائید و نصرت ہوتی ہے اور وہ نہایت سرعت سے انسانی قلوب میں قبولیت حاصل کرتی چلی جاتی ہیں۔ یوم سیرت النبیؐ منانے کی تحریک اس وقت کی گئی تھی جب ہندو مسلمانوں کے تعلقات نہایت کشیدہ ہو چکے تھے۔ لیکن گذشتہ بارہ تیرہ سال کے تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ تحریک قیام اتحاد کے لئے کس قدر مفید ثابت ہوئی ہے۔ پھر سیرت پیشوایان مذاہب کے جلسوں کو ایک ہی دفعہ منعقد کرنے سے وہ حیرت انگیز قبولیت حاصل ہوئی ہے کہ اس تحریک کے بانی کو ہر امن پسند طبقہ نے دنیا کا محسن تصور کیا ہے۔

گذشتہ ہفتہ نیروبی کی سناتن دھرم سبھا نے اپنا سالانہ جلسہ منعقد کیا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ سے بھی شمولیت کی درخواست کی اور مذہبی کانفرنس کے لئے جس کے لئے مضمون "ضرورت مذہب" منتخب کیا گیا تھا ہماری جماعت سے بھی ایک نمائندہ مدعو کیا۔ مقامی جماعت کے قریباً سب دوست شامل جلسہ ہوئے۔ دوران جلسہ میں سناتن دھرم والوں نے دو دفعہ جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور بیان کیا کہ جماعت احمدیہ دوران سال میں بین المذاہب امن قائم کرنے کے لئے اور منافرت دور کرنے کی جو سعی کرتی رہی ہے۔ اس کے ہم بہت ممنون ہیں۔ نیز جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب کے نیک ثمرات کا ذکر کیا۔

قیام امن کی بابرکت کوششوں کے نتیجہ میں جو احترام سلسلہ احمدیہ کا دوسرے شریف لوگوں کے دلوں میں ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ سناتن دھرم والوں نے جماعت احمدیہ کو ایک وقت جلسہ کے دوران میں کھانے پر بھی مدعو کیا اور سناتن دھرم گرلز سکول کی نمائش دستکاری میں ایک احمدی کو جج مقرر کیا۔ جس نے فرسٹ - سیکنڈ اور تھرڈ کے انعامات کے لئے عمدہ دستکاری والی اشیاء کو منتخب کیا۔

جلسہ کے اختتام پر سیکرٹری تبلیغ نے ان کے کامیاب جلسہ سالانہ پر مبارک باد دی۔

ہم سناتن دھرم سبھا نیروبی کے شریفانہ رویہ اور حسن سلوک کا بہت شکریہ ادا کرتے ہیں۔ خصوصاً جناب پنڈت لکشمی نارائن صاحب شستری کا جو یہ عمدہ سپرٹ اپنے ہم قوموں میں پیدا کرتے رہتے ہیں۔

خاکسار - محمد شریف سیکرٹری تبلیغ - نیروبی

اعلان

جماعت احمدیہ نوشہری کو جماعت احمدیہ باڑی پورہ سے ملحق کیا جاتا ہے ان دونوں جماعتوں کے سیکرٹری راجہ محمد خان صاحب ہونگے۔ لہٰذا ان دونوں جماعتوں کو چاہئیے کہ راجہ صاحب سے تعاون کریں۔

ناظر بیت المال

مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی کی عمدہ کارگزاری

بھکر ضلع میانوالی میں عرصہ دو سال سے مصالحتی بورڈ قرضہ قائم ہے۔ اس کے چیئرمین خان غلام محمد خان صاحب ریٹائرڈ ای اے سی ہیں۔ اس عرصہ میں اس بورڈ نے کام کا بہت عمدہ اور قابل تقلید ریکارڈ قائم کیا ہے۔ جو اس کی سالانہ رپورٹ سے ظاہر ہے بورڈ نے اس ریگستانی ضلع میں دورہ کر کے خصوصاً جناب چیئرمین صاحب نے غریب مقروضین اور قرض خواہوں کے درمیان مصالحت کرانے میں جس سرگرمی اور استقلال سے کام کیا ہے۔ وہ بہت قابل تعریف ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مقروضین اور قرض خواہوں کی طرف سے کل ۴۲۴۰ درخواستیں بورڈ کو موصول ہوئیں جو اکیس لاکھ روپیہ قرضہ پر مشتمل تھیں۔ ان درخواستوں میں سے اس وقت تک ۲۳۶۰ درخواستوں کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ یہ درخواستیں بارہ لاکھ روپیہ قرض پر مشتمل تھیں۔ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ۱۲۵۰ کیسز میں قرض خواہوں اور مقروضین کے درمیان دوستانہ رنگ میں مصالحت کرائی گئی اور قرض خواہوں کو ۵۳۲۷۰۰/۱۲/۲ کی بجائے صرف ۱۷۳۸۲۵/۱۰/۴ پر راضی کر لیا گیا۔ جو کل قرضہ کا ۳۲ فی صدی بنتا ہے۔

اس بورڈ کی امتیازی خصوصیت یہ ہے۔ کہ مقروضین اور قرض خواہوں دونوں کو بورڈ پر پورا پورا اعتماد ہے جیسا کہ ہر دو کی طرف سے دی جانے والی درخواستوں کی تعداد سے ظاہر ہے۔

چیئرمین صاحب نے بہی کھاتوں کی جانچ پڑتال کے لئے تین قسم کے رسم الخط یعنی لنڈے۔ گورمکھی اور مہندی سیکھے۔ تاکہ ہر معاملہ کی تہ تک عمدگی سے پہنچ سکیں۔

فنانشل کمشنر صاحب بہادر پنجاب نے بورڈ کی کارگذاری پر خاص خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ اور چیئرمین صاحب خان غلام محمد خان صاحب نے جو غیر معمولی کوشش بہی کھاتوں کی پڑتال کے لئے مختلف قسم کے رسم الخط سیکھنے میں کی ہے اس کی بہت تعریف فرمائی ہے۔

ہمیں امید ہے کہ اگر مختلف اضلاع کے مصالحتی بورڈ قرضہ عمدہ رنگ میں کام کریں۔ اور پبلک کا اعتماد حاصل کر لیں تو صوبہ کی غریب آبادی ایک بھاری مصیبت سے بڑی حد تک نجات پا سکتی ہے۔ ہم خان غلام محمد خان صاحب کو اس عمدہ پبلک خدمت پر مبارک باد دیتے ہیں۔

اجرائے الفضل کی درخواست

موضع کوٹلیاں ضلع گورداسپور کی جماعت بہت غریب ہے مگر تبلیغی اغراض کے لئے وہاں الفضل کی سخت ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب استطاعت دوست اس جماعت کے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کرانے کی غرض سے رقم عنایت فرما دیں۔ تو یہ بڑے ثواب کا کام ہوگا۔

ناظر دعوت وتبلیغ

وصایا کی منسوخی کے متعلق اعلان

حسب ذیل موصیان کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ کے مطابق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک ماہ کے اندر اندر اپنے بقایا کے متعلق جو چھ ماہ سے زیادہ ہے۔ دفتر بہشتی مقبرہ کو ادا کر دیں یا دفتر مذکور کے ساتھ کوئی سمجھوتہ کر لیں۔ ورنہ ان کی وصیت منسوخ کر دی جائے گی۔

(۱) میاں صدر دین صاحب چک سکندر ضلع گجرات وصیت ۴۰۴۶
(۲) میاں محمد یامین صاحب بوٹ ساز قادیان " ۴۸۷۳
(۳) میاں منظور احمد صاحب کھوکھر ضلع سیالکوٹ وصیت ۹۰۸
(۴) ملک بشیر احمد صاحب شاہدرہ " ۴۰۳۰
(۵) چوہدری شفیق احمد صاحب ملتان " ۴۲۲۸
(۶) میاں محمد رمضان صاحب سیکھواں وصیت ۴۲۶
(۷) خواجہ عبد الرحمن صاحب کوریل کشمیر " ۳۳۱۳
(۸) چوہدری غلام محمد صاحب بھگلادہ ہوشیارپور " ۳۵۱۹
(۹) منشی کرم علی صاحب کاتب قادیان " ۳۶۱۴
(۱۰) میاں دین محمد صاحب " " ۲۶۹۲
(۱۱) میاں برکت علی صاحب ننگل باغباناں " ۵۵۴۷
(۱۲) چوہدری عبد الرحیم صاحب دوکاندار قادیان " ۳۴۲۴
(۱۳) شیخ رحمت اللہ صاحب " ۱۵۴۶
(۱۴) میاں صدیق احمد صاحب خانپور حال لکھنؤ " ۳۷۸۱
(۱۵) رئیس عبد الکریم صاحب سیالکوٹ وصیت ۳۹۰۵
(۱۶) خان عبد المجید خان صاحب کپورتھلہ " ۲۷۸۲
(۱۷) سٹر خورشید عالم صاحب گجرات " ۳۰۷۶
(۱۸) بابو محمد شریف صاحب کمپالہ افریقہ " ۴۴۷۲

یہ صاحب چونکہ غیر ملک میں ہیں۔ ان کے لئے تین ماہ کی میعاد ہے۔

(۱۹) سید احمد زمان شاہ صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر پولیس متعینہ پل اٹک وصیت ۴۴۸۹

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

غیر مبایعین کے متعلق مفید اور کارآمد کتب

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
حقیقۃ النبوۃ	۱/۸	تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب	۳/
النبوۃ فی القرآن	۱/۸	اہل پیغام کا کچا چٹھا	۳/
ایک غلطی کا ازالہ	۱/	منکرین خلافت کا انجام	۲/
پسر موعود	۱/	نشان رحمت	۲/
خلافت مصلح موعود	۸/	نشان فضل ۱/ مباحثہ راولپنڈی	۱۴/

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فرمان کو پورا کرنے کے لئے مندرجہ بالا کتب بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے طلب کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سٹ بجائے پچاس روپیہ کے صرف پچیس روپیہ میں۔

تجارتی منافع حاصل کرنے کا عمدہ طریق

ہم اس اعلان کے ذریعہ ان تمام دوستوں کی خدمت میں جو اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانے کی خواہش رکھتے ہوں۔ گزارش کرتے ہیں۔ کہ جو روپیہ آپ ہماری معرفت تجارت پر لگائیں گے۔ اس کا منافعہ ہر ششماہی پر آپ کو ملے گا۔ اور اصل روپیہ بھی ہر وقت واپس لیا جا سکتا ہے۔ آج تک بیسیوں آدمی کافی فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور اپنا اصل روپیہ مع منافع واپس لے چکے ہیں۔ روپیہ ہر طرح محفوظ رہتا ہے۔ پس جو دوست اپنا روپیہ محض الماریوں میں بند رکھ کر کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ان کے واسطے بہترین مصرف ہے۔ جس سے منافع بھی معقول ملے گا۔ اور اصل روپیہ بھی ہر طرح ضائع ہونے سے محفوظ رہے گا۔ جو حسب ضرورت واپس بھی دیا جاتا ہے۔ پس حاجت مند صاحبان فوراً توجہ فرما کر اپنا روپیہ ہمارے پاس تجارت میں لگائیں۔ ایک حصہ ایک ہزار روپیہ کا ہے۔ نصف پانچسو کا ہے۔ اور جو صاحب اس سے کم لگانا چاہیں۔ وہ اس سے کم بھی لگا سکتے ہیں۔

المشتہران محبوب عالم اینڈ سنز مالکان راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

شادی ہو گئی — آپ جو چیز چاہتے ہیں — وہ یہ ہے

مفرح یاقوتی

یہ مرد عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سن کر نہ گھبرائیے نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر۔ موتی۔ کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہرباء زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ سے قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپن کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ ثانک سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی باہ بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ فائدہ نہ ہوا تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن۔ ۱۰ اپریل۔ برطانوی ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ آج برطانوی تباہ کن جہازوں نے ناروک میں جرمن فوجوں پر حملے کئے۔ جن کا دشمن نے سخت مقابلہ کیا۔ برطانیہ کا ایک ۱۳۴۰ ٹن کا تباہ کن جہاز ڈوب گیا۔ اور ایک ۴۵۰ ٹن کا تباہ کن جہاز خشکی پر چڑھ گیا۔ دونوں میں ۱۷۵ آدمی سوار تھے۔ ان میں سے مرنے والوں کی تعداد کا ابھی پتہ نہیں لگ سکا۔ یہ یقینی طور پر ابھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ دشمن کا کتنا نقصان ہوا۔ تاہم سٹاک ہالم کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ جرمنی کا ایک گشتی جہاز ڈوب گیا ہے۔ ایک اور موقعہ پر برطانوی آبدوز نے دشمن کے ایک اور جہاز پر تارپیڈو مارا۔ اور خیال ہے کہ وہ ڈوب گیا ہے۔ رائل ایئر فورس کے بم بار جہاز بھی سرگرم رہے۔ آج صبح سمندری بیڑے کی حفاظت کرنے والے ایک طیارہ نے دشمن کے ایک گشتی جہاز پر حملہ کیا۔ اسکے تین بم نشانہ پر لگے۔

لنڈن۔ ۱۰ اپریل۔ سرکاری حلقوں سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ کہ ناروے کی حکومت جرمنی سے سمجھوتہ کی کوشش کر رہی ہے۔ وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ ناروے کی حکومت اپنی آزادی کے لئے مقابلہ جاری رکھے گی۔ پارلیمنٹ نے بھی اس فیصلہ کی تصدیق کر دی ہے۔ فوجیں اوسلو اور ہمیا کے درمیان دشمن کا مقابلہ کر رہی ہیں۔

سویڈن کی حکومت نے جرمن مطالبات کا جو جواب دیا ہے۔ اس کے مطابق ملکی حفاظت کے لئے سرگرمی سے کارروائی شروع کی گئی ہے۔ ریزرو فوج بلائی گئی ہے۔ گو عام لام بندی کا حکم نہیں دیا گیا۔ سویڈن کے جہازوں کو حکم دیدیا گیا ہے۔ کہ جہاں ہوں وہیں ٹھہرے رہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ڈنمارک کے لوگوں نے چاروناچار جرمنی کی اطاعت تسلیم کر لی ہے۔ ہالینڈ کی حکومت بھی حفاظت کے انتظامات بسرعت کر رہی ہے۔ بلجیم کے متعلق ایک سرکاری افسر کا بیان ہے کہ وہ نئی صورت حالات کے مقابلہ کے لئے بالکل تیار ہے۔

دہلی۔ ۱۰ اپریل۔ آج چار سرکاری ریزولیوشن پاس کرنے کے بعد کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس ختم ہو گیا۔

برلین۔ ۱۰ مارچ۔ جرمنی نے سویڈن اور ناروے پر جو چڑھائی کی ہے۔ اس میں جرمن فوج کے تمام حصے شامل ہیں۔

برلین۔ ۱۰ اپریل۔ جرمن فوجوں نے ڈنمارک کی سرحد عبور کرنے کے بعد مختلف مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ بعض جگہ ڈنمارک کی فوج سے مڈبھیڑ ہوئی۔ مگر حکومت ڈنمارک نے اپنی فوجوں کو خاموش کرا دیا۔ آج سارے دن جرمن ہوائی جہازوں نے ڈنمارک پر پرواز کر کے اپنی فوجوں کی حفاظت کی۔

برلین۔ ۱۰ اپریل۔ آج کی بحری لڑائی میں دو جرمن کروزر ڈوب گئے ہیں۔ ان کے سپاہیوں کا بہت سا حصہ بچا کر خشکی پر لایا گیا۔ سمندری لڑائی جاری ہے۔

برلین۔ ۱۰ اپریل۔ جرمن حکومت نے سویڈن حکومت سے ایک یادداشت کے ذریعہ پوچھا تھا۔ کہ جرمنی نے ڈنمارک اور ناروے کے متعلق جو قدم اٹھایا ہے سویڈن کا اس کے متعلق کیا رویہ ہوگا آج اس کا جواب سویڈن کے وزیر خارجہ نے دیدیا ہے۔ جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ سویڈن اپنی غیر جانبداری سے قدم پیچھے نہ ہٹائے گی۔ اور جرمنی نے سویڈن اور ناروے میں جو کارروائی کی ہے اس کے متعلق کچھ نہ کرے گی۔

لنڈن۔ ۱۰ اپریل۔ کل برطانیہ کے بم بار ہوائی جہازوں نے دشمن کے کئی گشتی جہازوں پر بار بار حملہ کیا جو بارگن کی بندرگاہ میں لنگر ڈالے کھڑے تھے چونکہ شام ہو چکی تھی۔ اس لئے ٹھیک نتیجے کا پتہ نہیں لگ سکا۔ البتہ اتنا دیکھا گیا کہ ایک بم گشتی جہاز کے اگلے حصہ پر گرا۔ تمام ہوائی جہاز سلامتی سے اپنے اڈوں پر واپس آ گئے۔ آج صبح بارگن کی بندرگاہ پر ہوائی جہازوں نے پھر حملے کئے۔ معلوم ہوا ہے کہ تین بم نشانہ پر لگے۔

لنڈن۔ ۱۰ اپریل۔ آج تیسرے پہر مسٹر چیمبرلین نے ناروے کے پاس سمندر کی لڑائی کے متعلق جو بیان دیا اس میں بتایا کہ جرمنی کے مال لے جانے والے سات جہاز ڈبو دیئے گئے ہیں۔ ایک بڑے جرمن جہاز کو نقصان پہنچایا گیا اور تین دوسرے جہازوں کو سخت نقصان پہنچا۔

لنڈن۔ ۱۰ اپریل۔ آزادی سے محبت رکھنے والے غیر جانبدار ملکوں کے اخبارات نے نازیوں کے تازہ حملہ کے متعلق بہت سخت الفاظ میں اظہار رائے کیا ہے یہاں تک کہا گیا ہے کہ یہ ہٹلر اور اس کے مشیروں کی بے حیائی اور پاگل پن کا نمونہ ہے۔

لنڈن۔ ۱۰ اپریل۔ ایک برطانوی افسر نے بتایا کہ سکنڈے نیویا کے ممالک کے متعلق جو خبریں جرمن ریڈیو سے آ رہی ہیں ان پر قطعاً اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔

لنڈن۔ ۱۰ اپریل۔ اتحادی اس بات کا پورا پورا خیال رکھیں گے۔ کہ آئس لینڈ اور گرین لینڈ پر جرمنی اپنی فوجیں نہ اتار سکے۔

دہلی۔ ۱۰ اپریل۔ آج چیف کمشنر صاحب دہلی نے پنجاب چیمبر آف کامرس کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے لڑائی اور ہندوستان کے تعلقات کا ذکر کیا آپ نے کہا سلامتی اور دانشمندی کا تقاضا یہی ہے کہ متحدہ طور پر دشمن کا مقابلہ کیا جائے نہ کہ یہ دیکھا جائے کہ لڑائی کے موقع پر ہندوستان کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے ہندوستان اس وقت بہت نازک دور میں سے گزر رہا ہے اور اس کا فائدہ برطانیہ کی مضبوطی اور پائیداری میں ہے آپ نے آگے چل کر کہا میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ لڑائی پر اس لحاظ سے غور کرنا کہ تجارتی طور پر یا سیاسی طور پر ہندوستان کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے کس طرح درست ہو سکتا ہے

لاہور۔ ۱۰ اپریل۔ ۱۹ مارچ کو لاہور میں پولیس کو خاکساروں پر جو گولی چلانی پڑی تھی۔ اس معاملہ کی جوڈیشل تحقیقات آج صبح شروع ہوئی تحقیقاتی کمیٹی کے دو ممبر ہیں ایک سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس لاہور دوسرے الہ آباد ہائیکورٹ کے سابق جج چوہدری نعمت اللہ صاحب کمیٹی نے آج صبح کی سٹنگ میں ابتدائی باتوں پر غور کیا۔ اور کل صبح گواہیاں قلمبند کرنے سے پہلے موقع کا معائنہ کرے گی۔ احرار کے ایک وکیل کے جواب میں سر ڈگلس ینگ نے کہا کہ گواہیاں دینے والوں کے خلاف ان کی گواہیاں استعمال نہیں کی جائیں گی اور گورنمنٹ پنجاب نے اعلان کر دیا ہے کہ کسی کو اس لئے گرفتار نہیں کیا جائیگا کہ وہ خاکسار تحریک کا ممبر ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ کوئی شخص نہ خاکساروں کی وردی پہنے نہ بیلچہ اٹھائے اور نہ کسی قسم کا مظاہرہ کرتا ہوا آئے۔

بمبئی۔ ۱۰ اپریل۔ کل بمبئی ہائیکورٹ کے ایک جج کے پاس چار اپیلیں پیش ہو رہی ہیں جو نشہ بندی کے قانون کے خلاف ہیں اس مقدمہ میں نامور وکیل پیش ہونیوالے ہیں

دہلی۔ ۱۰ اپریل۔ وار دھا میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا جو جلسہ ہونے والا ہے اس میں شمولیت کے لئے سات ایسے اصحاب کو بھی دعوت دی گئی ہے جو کانگرس کمیٹی کے ممبر نہیں ہیں۔

کلکتہ۔ ۱۰ اپریل۔ جھریا کی کوئلہ کی کانوں میں مزدوروں نے جو ہڑتال کر رکھی ہے۔ ابھی تک اس میں سمجھوتے کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی مزدوروں کا مطالبہ ہے کہ اجرت میں چالیس فیصدی اضافہ کیا جائے۔ لیکن کام کرانے والے دس فی صدی سے زیادہ اضافہ نہیں کرنا چاہتے۔

بمبئی۔ ۱۱ اپریل۔ آج کپڑے کے کارخانوں میں کام کرنے کے لئے زیادہ مزدور آئے۔ ۳۵ کارخانوں میں ۳۵ ہزار سے زیادہ مزدوروں نے کام کیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی